بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والذی نفسی بیدہ لیبتین اناس من امتی علی اشر[1] وبطر[2] ولعب[3] ولهو[4] فیصبحوا قردة وخنازیر باستحلالهم المحارم واتخاذهم القینات

مجھے اس رب ذوالجلال کی قسم جس کے قبضہ وتصرف میں میری جان ہے۔ وہ خطرناک اور انتہائی مہیب انگیز دور آکر رہے گا ــــــ کہ

نمبر۱ میری امت کے بہت سے افراد عہدوں اور منصوبوں پر فائز ہونے اور

نمبر۲ مال و دولت کے انبار جمع کرنے پر فخر و غرور کے مظاہروں (بڑی بڑی پرشکوہ تقریبات اور دعوتوں نیز نمبر۳ لہو ولعب (سینما بینی، وی سی آر، وڈیو فلموں اور دوسرے کھیل تماشوں میں مصروف رہنے کے بعد رات اپنے بستروں پر سوئیں گے لیکن صبح بندروں اور سؤروں کی شکل وصورت میں اٹھیں گے اور یہ اس جرم کی سزا ہوگی کہ انہوں نے ۔

وشربهم الخمر واكلهم الربوا ولبسهم الحرير

نمبر۱ ۔ اللہ حاکم مطلق اور مالک الملک نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا انہیں حلال سمجھ کر (یا اللہ احکم الحاکمین کے فیصلے کو اعلانیہ مسترد کرکے) ان کو اپنا معمول بنالیں گے (بدکاری، بے حیائی، بے پردگی، مرد وزن کا اختلاط، جھوٹ، خیانت، بددیانتی، ملاوٹ، عہد شکنی، رشوت، ظلم، قتل اللہ ذوالجلال نے ان سب کو حرام قرار دیا، مگر وہ انہی کے عادی ہوں گے ۔

نمبر۲ ۔ نوجوان لڑکیوں کو (اداکار، فلم ایکٹرس، ائر ہوسٹس اور نرسیں بناکر، یا براہِ راست ان سے روابط کے ذریعہ) ان کو اپنی ہوس کا شکار بنانے کے راستے پر چل چکے ہوں گے ــــــ مزید برآں

نمبر۳ ــ شراب نوشی ان کا معمول بن چکا ہوگا ۔ (وہ خود بھی پیتے اور دوسروں کو پلانے کے مشغلے میں مصروف رہتے ہوں گے ۔

(عن عبادة ابن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال)

نمبر۴ ــ سودی لین دین، ان کی تجارت، عہدوں اور مالی ثروت کا ذریعہ ہوگا ۔

نمبر۵ ــ مردوں پر حرام کیے گئے ریشم کا لباس وہ زیب تن کرتے ہوں گے ۔

وفی روایة ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یبیت قوم من هذه الامة علی طعم وشرب

ایک دوسرے موقعہ پر سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

میری امت میں سے کچھ گروہ رات کو، کھانے پینے اور کھیل تماشے کے بعد سوئیں گے ۔ مگر صبح اٹھیں گے تو وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں ہوں گے

ولھو ولعب فيصبحوا قد مسخوا قردة وخنازير ويصيبنهم خسف و مسخ وقذف حتی يصبح الناس فيقولون خسف الليلة ببني و خسف الليلة بدار فلان

انہی میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے، جو بستروں پر ہی زمین میں دھنس جائیں گے اور کچھ پر آسمان سے پتھر اور دوسری چیزیں ماری جائیں گی۔

اسی امت کے وہ افراد جو ان جرائم کے مرتکب ہوں گے وہ ان عذابوں سے محفوظ رہیں گے اور صبح ایک دوسرے کو بتائیں گے کہ آج رات فلاں قبیلے اور برادری کے لوگ زمین میں دھنسا دیئے گئے۔ اور فلاں فلاں مکان و محلہ میں رہنے والے زمین میں دبا دیئے گئے۔ فلاں پر پتھروں کی بارش ہوئی۔

کچھ ایسے بھی ہوں گے، جن پر تند و تیز طوفان خیز ہوائیں چھوڑی جائیں گی جو سراپا ہلاکت خیز ہوں گی اور

انہیں اس طرح ہلاک و تباہ کر دیں گی جس طرح عاد و ثمود اور بعض دوسری امتوں کو ان ہواؤں اور طوفانوں نے تہس نہس کیا۔

دینی مدارس میں تشدّد کی تربیت اور اسلحہ کی ٹریننگ ـــــ ایک خلط مبحث

وزیراعظم اور وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ دینی مدارس میں تشدد کی تربیت اور اسلحہ چلانے کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا الزام ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر کسی مدرسے میں ایسا ہوتا ہے تو حکومت کا آہنی پنجہ اس کو اپنی گرفت میں کیوں نہیں لیتا؟ اور حکومت اگر تمام تر وسائل کے باوجود کسی ایک مدرسے کا بھی سراغ نہیں لگا سکی۔ جس میں اس قسم کی ٹریننگ دی جاتی ہو۔ تو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ کسی بھی مدرسے میں ایسا نہیں ہوتا۔

تاہم اس کے ساتھ اس حقیقت کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ افغانستان میں روس کی جارحیت اور مداخلت کے بعد جو جہاد، افغانستان کی دینی جماعتوں نے شروع کیا، اس میں پاکستان کی دینی جماعتوں نے بھی حصہ لیا۔ دینی مدرسوں میں زیر تعلیم طلباء نے اس جہاد میں حصہ لیا اور بہت سے دین دار لوگوں نے بھی حصہ لیا۔ یہ حصہ مالی بھی تھا اور جانی بھی۔ یعنی پاکستان کی دینی جماعتوں اور دیندار لوگوں نے اپنا مال بھی جہادِ افغانستان میں خرچ کیا اور اپنی جانیں بھی پیش کیں اور جہاد میں حصہ لینے کے لیے اسلحہ کی ٹریننگ ناگزیر ہے۔ چنانچہ علماء و طلباءِ مدارسِ دینیہ نے یہ ٹریننگ لی۔ لیکن کہاں؟ مدرسوں میں نہیں۔ بلکہ افغانستان کے محاذوں پر مورچہ زن ہو کر، اور وہاں قائم تربیتی کیمپوں میں، جہاں ہر وقت جان کا خطرہ رہتا تھا۔ چنانچہ جہاد سے سرشار ان علماء، وطلباء و اہل دین نے ٹریننگ کے ساتھ اور ٹریننگ کے بعد جہاد افغانستان میں